



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

: میں مسجد میں جماعت کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ میں نے تھوڑے سے وقت کو غنیمت جانا اور قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو گیا۔ میں جب سورہ اور روم کی اس آیت پر پہنچا

اللہ الذی فَلَظِقَکُمْ مِنْ ضَعْفِ ثَمِّ بَخلٍ مِنْ بَعدِ ضَعْفِ قُوَّةٍ ثَمِّ بَخلٍ مِنْ بَعدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَثِیْبَةً... ۵۴ ... سورۃ الروم

”اللہ ہی تو ہے جس نے ضعف کی حالت سے تمہاری پیدائش کی ابتدا کی۔ پھر اس ضعف کے بعد تمہیں قوت بخشی۔ پھر اس قوت کے بعد تمہیں ضعیف اور لوڑھا کر دیا۔“

تو میں لفظ ”ضعف“ کی ضاد پر ضمہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا۔ کہیں یہ طباعت کی غلطی تو نہیں؟ چونکہ قرآن کا یہ نسخہ ہندوستان میں شائع ہوا تھا اس لیے میرے شک کو تقویت ملتی تھی۔ وہ نسخے جو عرب ملکوں میں شائع ہوتے ہیں ان میں لفظ ”ضعف“ کی ضاد پر فتح ہے نہ کہ ضمہ۔ قرآن تو ایک ایسی کتاب ہے جس میں کسی تحریف و تبدیلی کا امکان نہیں کیوں کہ اس کی حفاظت خود اللہ نے اپنے ذمے لے رکھی ہے۔ پھر آخر ان دونوں نسخوں میں اختلاف کیوں ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، آما بعد

سب سے پہلے تو میں اپنے دینی بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہیں کتاب اللہ سے غایت درجہ عقیدت اور شوق تلاوت ہے یہ بات بھی قابل تحسین ہے کہ انہوں نے لاعلمی کے موقع پر فوراً اہل علم کی طرف رجوع کیا تاکہ ان کا شک و دور ہو۔ یہی ہر مسلمان کا شیوہ ہونا چاہیے۔

میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ جس بات نے آپ کو حیرت زدہ کر رکھا ہے وہ طباعت کی غلطی ہرگز نہیں ہے۔ اس آیت کریمہ میں دونوں قرآتیں صحیح ہیں یعنی لفظ ضعف میں ضاد کو فتح کے ساتھ بھی پڑھا جاسکتا ہے اور ضمہ کے ساتھ بھی۔ قرآن کی سات مشہور قرآتوں میں سے پانچ قرآتوں کے مطابق حرف ضاد پر ضمہ ہے اور بقیہ دو یعنی عاصم اور حمزہ نے اسے فتح کے ساتھ پڑھا ہے۔ قرآن کہتے ہیں کہ قریش کی زبان میں یہ لفظ ضمہ کے ساتھ ہے (اور بنو تميم کی زبان میں فتح کے ساتھ۔ 1)

عرب ممالک میں عاصم کی قرأت زیادہ مشہور ہے اور اسی پر عمل ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے ہندوپاک میں بھی عاصم ہی کی قرأت پر عمل ہے۔ اس اعتبار سے قرآن کا وہ نسخہ جس کی طباعت ہندوستان میں ہوئی ہے اس میں لفظ ضعف کو فتح کے ساتھ ہونا چاہیے۔ لیکن وہ نسخہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں لفظ ضعف ضمہ کے ساتھ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حفص نے جو کہ عاصم کے شاگرد ہیں اسے ضمہ کے ساتھ ہی پڑھا ہے۔ ابن الجوزی کہتے ہیں کہ حفص سے دونوں قرآتیں منتقل ہیں۔ (2)۔ حفص نے ضمہ والی قرأت کو ترجیح ایک مرفوع حدیث کی بنیاد پر دی ہے۔ حدیث کا مضموم یوں ہے کہ عطیہ عوفی کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے لفظ ضعف کو فتح کے ساتھ پڑھا۔ تو انہوں نے مجھے ٹوکا اور اسے ضمہ کے ساتھ پڑھنے کی ہدایت کی۔ مزید فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے فتح کے ساتھ پڑھا تھا تو انہوں نے بھی مجھے ٹوکا تھا اور ضمہ کے (ساتھ پڑھنے کی ہدایت کی تھی۔ 3)

تاہم اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیوں کہ عطیہ عوفی کو علماء حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ہندوستانی نسخے میں ضمہ والی قرأت کی ترجیح کا ایک سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قریش کی زبان میں یہ لفظ ضمہ کے ساتھ ہے۔ عرب کی تمام زبانوں میں قریش کی زبان کو جو فضیلت حاصل ہے وہ سب پر عیاں ہے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

قرآنی آیات، جلد: 1، صفحہ: 48

محدث فتویٰ

